کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق

تقریر: علامہ ظہیرؒ

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ .... سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ (پ ۸ انعام)

تمام قسم کی تعریفات وحدہٗ لاشریک خالقِ کائنات مالکِ ارض و سما کے لیے ہیں اور لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ جنہیں رب العزت نے رحمتِ کائنات بنا کر بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت اور رہنمائی کا بندوبست فرمایا۔

ہم نے پچھلے خطبہ جمعہ میں مسئلہ توحید کے بارے میں گفتگو کی تھی اور یہ اس سلسلے کا تیسرا خطبہ جمعہ تھا۔ ہم نے مسئلہ توحید کو بیان کرتے ہوئے یہ بیان کیا تھا کہ توحید کا مسئلہ اتنی اہمیت اور حیثیت رکھتا ہے اگر انسان اچھی طرح اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے حوالے سے اور آپؐ کی ذات والا صفات کو سامنے رکھ کر اس مسئلے پر غور کرے تو اسے سمجھ (سمجھ) آتی ہے کہ یہ مسئلہ دعوۃ الرسل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو سارے نبیوں اور رسولوں کے درمیان مشترک ہے اس لیے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی ایک نبی ایک پیغمبر ایک رسول بھی ایسا نہیں آیا جس نے اس مسئلے کی طرف لوگوں کو توجہ نہ دلائی ہو۔ جس نے اپنی ساری دعوت کا محور اور مدار اس مسئلے کو نہ بنایا ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعوت کے آغاز سے پہلے دن سے لے کر مکہ مکرمہ سے ہجرت تک صرف ایک ہی بات لوگوں کے ذہن میں بٹھانے کی سعی کی۔ اور وہ

مسئلہ توحید کا مسئلہ تھا آپؐ نے لوگوں کو یہ بات سمجھائی اور بتلائی کہ اگر عقیدہ توحید درست نہیں ہے تو اللہ کے نزدیک کوئی عمل بھی قابل قبول نہیں ہے اس سلسلے میں آج ہم اپنی گفتگو کے آغاز سے پہلے پچھلے خطبہ جمعہ کی طرف آپکو توجہ دلاتے ہیں کہ ہم نے یہ کہا تھا کہ مسئلہ توحید اتنی اہمیت اور حیثیت رکھتا ہے اس کو پیش نگاہ رکھتے ہوئے ہم اگر یہ دیکھیں کہ ہمارے مسلمان معاشرے میں اس مسئلے کی کیا حیثیت اور اس مسئلے کی کیا اہمیت ہے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے اگر سب سے زیادہ کم توجہ اگر کسی چیز کیطرف دی ہے تو توحید کے مسئلے کی طرف دی ہے بلکہ حقیقی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو اور سارے مسئلے یاد ہیں کبھی لوگ نماز، کبھی زکوٰۃ، کبھی روزے، کبھی حج ان مسائل کے بارے میں تو گفتگو کرتے اور پوچھتے لیکن توحید کے بارے میں نہ تو کوئی عالم بیان کرتا ہے اور نہ کوئی بندہ سوال کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ معمولی بات ہے اس کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ حقیقی بات یہ ہے کہ آج ہمیں جس قدر یہ مسئلہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس قدر کسی دوسرے مسئلے کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے کہ شرک ہمارے رگ و پے میں اس طرح سرائیت کر گیا ہے جس طرح ہمارے خون کا حصہ بن گیا ہے کہ اس کو اپنے جسم اور وجود سے الگ کرنا ہمارے لیے ناممکن ہو گیا ہے آج اچھے بھلے لوگ نیک نمازی پرہیزگار ان کو بھی یہ پتہ نہیں ہے کہ توحید کسے کہتے ہیں۔ اس وجہ سے میں نے یہ کہا تھا کہ توحید کے مسئلے کو سمجھنے کے لیے ایک ہے۔ اس کی اہمیت تو ہم نے پہلے تین خطبوں میں بیان کی پھر ہم نے پچھلے خطبہ جمعہ میں یہ بتلانے کی کوشش کی کہ توحید کہتے کس کو میں لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ توحید ہے کیا، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر بات غیر اللہ سے مانگی جائے ہر چیز کا سوال غیر اللہ سے کیا جائے منتیں، نذریں نیازیں غیر اللہ کے چڑھائی جائیں اور پھر نماز پڑھ لی جائے تو اس سے توحید کے عقیدے میں کوئی خلل نہیں آتا حالانکہ اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ آپ کے

سیرت مبارکہ آپ کی زندگی مامون کے بارے میں اگر ہم توجہ دیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی کس قدر پاسداری کی اور اس مسئلے میں کسی چھوٹی سی چیز کو بھی برداشت کرنا گوارا نہیں کیا آپؐ ہی کے بارے میں یہ حدیث پاک ہمیں آتا ہے کہ جب نبی کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے لوگوں نے آپؐ کے استقبال کی خاطر صبح سے لیکر شام تک اپنے ڈیرے ان راستوں پر ڈالنے شروع کر دیے جو راستے مکہ کی طرف جاتے تھے اس انتظار میں کہ جانے کب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا طلوع ہو اس لیے کہ انھیں امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر مل چکی تھی انھیں اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لانے والے ہیں اس لیے وہ ہر دن اپنے بچوں کو لے کر اپنی بچیوں کو لے کر اپنے جوانوں کو لیکر اپنے بوڑھوں کو لیکر مکہ مکرمہ کی طرف سے آنے والے راستوں پر کھڑے ہو جاتے تھے ان کے استقبال کیلئے اور پھر وہ دن آگیا جب نبی کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے اس دن پھر مدینہ طیبہ کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں چھوٹی چھوٹی بچیوں اور معصوم بچیوں نے یہ ترانہ پڑھنا شروع کیا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ ۔ اَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

اللہ کا شکر ہے کہ آج مدینہ طیبہ میں چاند آسمان سے طلوع نہیں ہوا بلکہ مکہ کی طرف سے آنے والے پہاڑوں کے درمیان سے طلوع ہوا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ان راستوں سے تشریف لا رہے تھے اس لیئے بچیوں نے خوشی سے یہ پڑھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ آج مکہ کی طرف سے آنے والے راستوں پر جو پہاڑ واقع ہیں ان کی اوٹ سے چاند طلوع ہو رہا ہے اور ہم اس بات پر اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم

ہے بلکہ اگر قیامت تک اللہ کا شکریہ ادا کرتے رہیں تو اللہ کا شکریہ ادا نہیں ہوتا انہیں
بولیوں کے درمیان چند بچیوں نے یہ کہا

وَ قِیلَ بَنِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِی غَدٍ

آج ہم میں وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں جن کو یہ بھی معلوم ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے، اب یہ معمولی سی بات ہے اور مسئلہ بھی کوئی بڑے لوگوں کا نہیں تھا۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں جو ابھی عمر شعور کو بھی نہیں پہنچی تھیں۔ پانچ سال کی چھ برس کی سات برس کی، آٹھ برس کی بچیاں وہ یہ ترانہ پڑھ رہی تھیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء آپؐ کے تلامذہ آپؐ کے اصحاب آپؐ کے خیر مقدم کے لیے کھڑے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے معصوم بچیوں سے یہ بات سنی آپؐ رک گئے فرمایا سنو بچیو وہی بات کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں کیونکہ اللہ کے سوا غیب کا علم کوئی بھی نہیں جانتا ہے یہ تھا توحید ملا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی چھوٹی سی بات پہ معمولی دیر کے لیے بھی رکنا گوارا نہیں کیا کہ چلو یہ بچیاں کہہ رہی ہیں کون سے کوئی بڑے لوگ کہہ رہے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ نے وہیں ٹوک دیا فرمایا یہ مت کہو، کوئی بچی یہ بات نہ کہے اس لیے کہ اللہ کے سوا غیب کا علم کوئی نہیں جانتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کہتے کس کو ہیں؟ ہم نے یہ سمجھا ہوا ہے کہ توحید صرف یہ ہے کہ غیر اللہ کے سامنے اپنا ماتھا ٹکا دیا جائے اس کے سامنے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا جائے یا اس کی عبادت اور بندگی کی جائے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے شرک ہے یہ نہیں ہے بلکہ وہ تمام چیزیں جس سے شرک کے پودے کی آبیاری کا امکان ہو اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے باز کیا ہے۔ اور وہ لوگ جو اسلام کی تعلیمات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں ان کو یہ بات پیش نگاہ رکھنی چاہیے کہ اسلام کے اندر حقیقی چیزیں ممنوع ہیں اللہ رب العزت نے اور اللہ کے پاک نبی حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو براہ راست اُن چیزوں

سے نہیں روکا بلکہ ان راستوں پہ چلنے سے روکا ہے جن راستوں پر چل کر آدمی اس برائی تک پہنچتا ہے یہ وجہ ہے ہمارے معاشرہ کی تباہی کا اور مسلمان امت کی بربادی کا سبب یہ ہے کہ اول تو یہ برائی کو برائی نہیں سمجھتے اور اگر برائی کو برائی سمجھتے ہیں تو صرف ایک چیز کو برائی سمجھتے ہیں باقی کہتے ہیں کوئی بات نہیں معمولی بات ہے۔ پھر اس کے نتائج جب بری صورت میں ہمارے سامنے نمودار ہوتے ہیں تو اس پر ہم پریشان ہو جاتے ہیں آج کے اخبار میں صبح پڑھ رہا تھا کہ لکھا ہوا ہے کہ پولیس نے چھاپہ مارا ہے۔ بدکاری کے اڈوں پر بازار گناہ پر اور اس میں بدکار عورتوں کو شراب پیتے ہوا پکڑا ہے۔ عجیب بات ہے۔ جب آپ نے اڈے کھولے ہوئے جب آپ نے گناہ کے لائسنس دیئے ہوئے، جب آپ نے گناہ کو جواز کا درجہ عطا کیا ہوا ہے جب آپ نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہوئی ہے کہ لوگوں کو گناہ کی دعوت دیں۔ ان ساری چیزوں کے بعد کہنا کہ اس نے معمولی سی شراب پی لی ہے۔ اس کو پکڑ لیا کتنی احمقانہ بات ہے یعنی بڑا گناہ اس کا تو لائسنس ہے اور معمولی بات ادھر، ادھر یہ تو بڑا کام خراب ہو گیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ایسا دین نہیں ہے۔ محمد کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ کے حکم پر جب لوگوں کو برائی سے روکا، یہ نہیں کیا کہ گناہ کے اڈے قائم رہیں اور برائی نہ کرو فرمایا کوئی عورت بے حجاب زیبائش و آرائش کر کے اپنے گھر سے باہر بھی نہیں نکل سکتی اور کوئی بندہ مومن اپنی نگاہوں کو آوارگی کا عادی نہیں بنا سکتا ہے جب بھی بازاروں میں چلو نظروں کو جھکا کے چلو سر کو گرا کے چلو اور مومن عورتوں کو کہا کہ جب بھی باہر نکلو تو پردہ کر کے نکلو، امام کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے آج بعض مسئلے ایسے ہو گئے ہیں جن کو بیان کریں تو بڑے بڑے حاجیوں اور نمازیوں کی پیشانیوں پر بھی شکن پڑ جاتی ہیں کہتے ہیں کہ چھوڑو جی یہ بھی کوئی مسئلہ ہے لیکن مسئلے مولویوں کے بنانے سے نہ بنتے ہیں نہ مولویوں کے مٹانے سے مٹتے ہیں مسئلے وہ

ہوتے ہیں جنہیں اللہ بیان کرتا ہے یا محمد رسول اللہ بیان فرماتا ہے۔ ساری کائنات کے علماں مل کر نہ ان مسئلوں کو بنا سکتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سنو مسئلہ بڑا ناگوار گزرتا ہے لوگوں کو، بدکاری سے بڑی نفرت ہے اور یہ پتہ نہیں کہ نبی نے کس کو بدکار کہا ہے۔ امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا ہے کہ جب کوئی عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلتی ہوئے باہر بازار میں جاتی ہے جب تک واپس نہیں آجاتی اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں فرمایا جب عورت پازیب پہن کر یا چوڑیاں چھنکاتے ہوئے بازار میں جاتی ہے فرمایا جب تک اپنے گھر واپس نہیں پلٹ آتی تب اللہ کی بارگاہ میں بدکاروں میں لکھی جاتی ہے آج ان مسئلوں کو نیک نمازی جمعہ میں آنے والے نماز پڑھنے والے حاجی وہ بھی ان مسئلوں کو بُرا سمجھتے ہیں کہتے ہیں چھڈو جی ایہہ پرانی گل اے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دین عطا کیا ہے اس دین کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ اس دین میں برائی کے دروازوں کو بند کیا گیا ہے۔ کیونکہ جب تک دروازوں کو بند نہ کیا جائے برائی ختم نہیں ہوتی اسی طرح شرک کی بات ہے اور میں نے جان بوجھ کر برائی کا حوالہ شرک کے ساتھ دیا ہے کیوں کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اٹھارویں پارے سورۃ نور میں بدکاری اور زنا برائی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے اور شرک کو بدکاری کے برابر قرار دیا خدا نے کہا ہے اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ کوئی بدکار عورت سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہوتا کسی بدکار عورت سے کسی مسلمان کا نکاح جائز نہیں، فرمایا یا بدکار مرد سے شادی کرے یا مشرک سے شادی کرے یا بدکار مرد سے شادی کرے یا بدکار مرد سے۔ اللہ نے بدکاری کو شرک کے برابر قرار دیا کیوں کہ بدکاری بھی غیرت کے فقدان کا نام ہے اور شرک بھی غیرت کے فقدان کا نام ہے بدکاری نام اس کا ہے کہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف نظر ڈالے اور شرک

بھی اس کا نام ہے کہ اپنے رب کو چھوڑ کر کسی غیر کی طرف نظر ڈالے اس لیے اللہ رب العزت نے قرآن مجید کے اندر دونوں چیزوں کو برابر قرار دیا ہے، جان بوجھ کر میں نے یہ مثال دی وہ اس لیے کہ میں یہ کہہ رہا تھا۔ جس طرح قرآن مجید کے اندر یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے اندر برائی کے دروازوں کو بند کیا گیا ہے۔ تاکہ آدمی ان راستوں پر ہی نہ چلے جن راستوں پر چل کر آدمی بدکاری کی طرف پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرامین میں اور رب کائنات نے اپنے کلام پاک میں شرک کے راستوں پہ چلنے سے روکا ہے۔ اس لیے کہ اگر شرک کے دروازے کھل گئے لوگ ان دروازوں پہ چل کر شرک میں مبتلا ہو جائیں گے یہ اصل سبب ہے ان تعلیمات کا اور ان فرامین کا کہ وہ راستے بند کر دیے جائیں جن راستوں پر چل کر آدمی شرک کی طرف راستہ طے کرتا ہے اور یہ شرک کے راستے کیا ہیں؟ توجہ کے ساتھ بات کو سنو! شرک کا پہلا زینہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو غیب دان سمجھا جائے کیوں اس لیے شرک یہ ہوتا ہے کہ غیر اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگی جائے، غیر اللہ کے سوا کسی سے سوال کرنا غیر اللہ کے سوا کسی کے سامنے جھولی پھیلانا غیر اللہ کے سامنے اپنی کسی بھی اپنی حاجت کو مانگنا غیر اللہ کے سامنے اپنا کسی کو مشکل کشا سمجھنا اللہ کے سوا اپنا کسی کو حاجت روا سمجھنا اور یہ آدمی اس وقت سمجھتا ہے۔ جب آدمی کا عقیدہ یہ ہو کہ جس کو میں حاجت روا مشکل کشا وہ فریاد رس مصیبتوں کو دور کرنے والا قاضی الحاجات سمجھتا ہوں، وہ غیب کا علم جانتا ہے۔ جب تک اس کا عقیدہ غیب کے علم کا نہ ہو تب تک وہ کسی کو مشکل کشا سمجھ سکتا نہیں؟ کیوں بھلا جب آدمی کا یہ عقیدہ ہو کہ پتہ ہی نہیں کل کیا ہونے والا ہے؟ جب آدمی کسی کے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ اس کو تو کل کا پتہ ہی نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے اس وقت تک اس سے کل ہونے والے واقعہ کے لیے پناہ مانگنے کی ہمت کر سکتا نہیں تب کرے گا جب یہ عقیدہ

سمجھے گا کہ اس کو پتہ ہے کہ کل میرے ساتھ کیا ہو گا اس لیے اس سے یہ سوال کرے گا کہ جو مجھ پر مصیبت آنے والی ہے مجھ کو بچالو، اگر یہ سمجھے کہ اس کو پتہ ہی نہیں کہ میرے گھر بچہ ہو گا کہ نہیں پھر اس سے کبھی بچے کا سوال کر سکتا نہیں اگر اس کو پتہ ہو کہ اس کو معلوم ہی نہیں کہ کل مجھ کو پیسے ملیں گے کہ نہیں کبھی اس سے روزی مانگ سکتا نہیں اگر اس کا عقیدہ ہو کہ اس کو معلوم ہی نہیں کہ میری بیماری دور ہو گی کہ نہیں پھر کبھی اس سے شفا کا سوال کر سکتا نہیں اللہ سے یہ سارے سوالے تب انسان کرتا ہے کہ انسان کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پتہ ہے کہ میرا فقر (فاقہ) دور ہو گا کہ نہیں اللہ کو پتہ ہے میری بیماری دور ہو گی کہ نہیں ہو گی اللہ کو علم ہے کہ میرے گھر بچہ ہو گا کہ نہیں اللہ کو پتہ ہے کہ میری فلاں حاجت پوری ہو گی کہ نہیں، تب آدمی اللہ سے سوال کرتا ہے اس لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کی جڑ کاٹنے کے لیے اپنی ذات کو سامنے رکھ کے کیا اور دنیا کے لوگوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو زمین و آسمان میں سب سے بڑا آدمی نہ زمین پر مجھ سے بہتر کوئی آدمی نہ آسمان پر مجھ سے بہتر کوئی مخلوق کوئی مخلوق مجھ سے بہتر نہیں اللہ آسمانوں والا وہ خالق مالک اس کی ہستی بے مثال اس کا ثانی اور شریک نہیں اور اس کے بعد اگر کسی کی ذات ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم نہیں جانتے جن کی اللہ کے بعد سب سے بڑی حیثیت ہے تو اور دنیا میں کون کا جو غیب کا علم جانتا ہو۔ اس لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچیوں کو ٹوک کے کہا مت کہو کہ ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے فرمایا!

مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ

مجھ کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ

غَدًا ۚ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ (سورہ لقمان ع ۴ پ ۲۱)
لوگو اللہ کے سوا کسی کو پتہ نہیں ہے کہ قیامت ۔ قرآن کی آیت ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ
اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ قیامت کب آئے گی وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش ہوگی کہ کب ہوگی، کہاں ہوگی اور ہوگی کہ نہیں
اور روزانہ پڑھتے ہیں محکمہ موسمیات کہ کل بڑی بارش ہوگی تو دھوپ نکلی ہوتی
ہے اور محکمہ موسمیات کہتا ہے کہ کل دھوپ نکلی ہوئی ہوگی تو بارش ہو رہی ہوتی ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ (سورہ لقمان ۲۱)
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ بچہ ہوگا کہ بچی ہوگی
اور ہوگا کہ نہیں ہائے ہائے قرآن اللہ کی شان آج سارا قرآن ہم بھول گئے۔
یَہَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَہَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ۵ سورہ شوریٰ پ ۲۵
او ظالمو سن لو یہ اللہ کے قبضے میں ہے کہ جس کو چاہے بیٹے دے دے
جس کو چاہے بیٹیاں دے دے جس کو چاہے بیٹے بیٹیاں ملا کے دے۔
یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا (شوریٰ ع ۵ پ ۲۵)
اور جس کو چاہے بے اولاد کر دے ساری کائنات مل کے بھی اسے اولاد دے
سکتی نہیں رب ہے رب اللہ کے سوا ان ساری چیزوں کو کوئی جانتا نہیں۔ اللہ چاہے
تو بیٹے اللہ چاہے تو بیٹیاں اور اللہ چاہے تو ملا کے اور اللہ چاہے تو کچھ بھی
نہیں اللہ چاہے تو کچھ بھی نہیں وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا وَیَعْلَمُ مَا فِی
الْاَرْحَامِ (سورہ لقمن ع ۴ پ ۲۱)
فرمایا اللہ ہی جانتا ہے اللہ کے سوا کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا۔

اور کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ کل کیا ہو گا کسی کو معلوم نہیں اللہ نے ساری کائنات
کی نفی کی ہے یہ نہیں کہا نبیوں کو معلوم ہے۔ ولیوں کو معلوم ہے۔ صوفیوں کو معلوم
ہے۔ پیروں کو معلوم ہے۔ ذاکروں کو معلوم ہے۔ خطیبوں کو معلوم ہے۔
وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا (لقمان ع۴ پ۲۱)
کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے کسی کو معلوم نہیں کل کیا ہونے والا
ہے اللہ کہتے ہیں کہ کل کا پتہ نہیں، یہ کہتے ہیں کہ سو سال کا پتہ ہے کہتے ہیں آنے
والی نسلوں کا بھی پتہ ہے۔ خدا کا خوف کرو، شرک کے دروازے ہم نے کھولے
ہوئے ہیں اور وہابیو تمہیں بھی معلوم نہیں ہے کہ شرک کس کو کہتے ہیں تم نے جو
سمجھا ہوا ہے موٹی موٹی بات ہے قبر کو سجدہ نہیں کرنا غیر اللہ کی نذر نیاز نہیں
دینی باقی سب کچھ صحیح ہے یہ نہیں یہ نہیں یہ بھی عقیدہ رکھنا چلو جی مل گیا مل گیا نہ
ملے تو پھر کیا ہو گا یہ نہیں یہ نہیں عقیدہ ٹھوس ہونا چاہیئے۔ کہ ساری کائنات ایک
طرف اللہ کی توحید کا مسئلہ ایک طرف، آدمی کا عقیدہ یہ ہو۔ ساری کائنات ٹل سکتی
ہے اللہ کا حکم ٹل سکتا نہیں حضرت زنیرہؓ کا واقعہ بیان کیا سب کہو رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کہا حضرت زنیرہؓ رضی اللہ تعالیٰ حدیث پاک میں آیا ہے نبی کائنات علیہ الصلوۃ والسلام
پہ ایک بوڑھی عورت ایمان لائی۔ بڑھیا کمر جھکی ہوئی غریب نہ کوئی سر کا والی نہ
کوئی گھر کا بچہ نہ کوئی جوان بھائی جو حفاظت کر سکے۔ مدینہ طیبہ سے، ہجرت سے پہلے
کا واقعہ ہے۔ مکہ مکرمہ میں امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
فرما تھے۔ زنیرہؓ کے کانوں سے نبی کا آواز ٹکرایا وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ (سورہ فرقان پ۱۹ ع۵)
اے لوگو ان کو پوجتے ہو جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔
اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ع۵ سورہ نساء

اے لوگو! اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پوجنے والو تم بزرگوں کو نہیں پوجتے قرآن کہتا ہے تم شیطان کی پرستش کرتے ہو۔

وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۝

اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارنے والا کسی دوسرے کو نہیں پکارتا بلکہ شیطان کو پکارتا ہے۔ یہ اللہ کا فرمان ہے قرآن کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اس کے کانوں سے ٹکراتی دل اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ تھا اس دل پہ اور یہ بات آئی ہے تو سن لو دلوں کی کیفیت بھی زمین کی ہوتی ہے۔ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں دین کی بات سن کر جن کے دلوں پر اثر ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اللہ سے محبت کرنے والے دل ہیں جن سے اللہ کو پیار ہے اور وہ دل جو اللہ کی بارگاہ میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں وہ دل جن کی اللہ کے ہاں قدر و قیمت ہے فرمایا ان دلوں کی مثال سرسبز شاداب اور زرخیز زمین کی ہے کہ بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پہ گرتا ہے اس کے عوض زمین انگوری اگائے دیتی ہے فرمایا اور بدکار منافق اور وہ دل جو اللہ کی بارگاہ میں ناپسندیدہ ہو فرمایا ان دلوں کی مثال بنجر اور خالی خشک زمین کی ہے جس کو کلر لگا ہوا ہو۔ کہ چاہے جتنی مرضی بارش برس جائے اس پہ کوئی اثر نہیں، دل بھی اللہ کا ایک عطیہ ہے اس لیے اپنے دلوں کو زرخیز زمینوں کی طرح بناؤ جن پہ اللہ کے قرآن کی برکھا برسے تو دل ہرے ہو جائیں۔ اچھی زمین وہ ہوتی ہے کہ چند قطرے بارش کے گرتے ہیں زمین میں سبزہ اُگ آتا ہے۔ اور بری زمین وہ ہوتی ہے بارش کتنی برس جائے اس زمین کو کوئی اثر نہیں ہوتا تو دل وہ ہیں جو اللہ کی بات سن کر تازہ ہو جائیں تو میں کہہ رہا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آوازہ زنبیرہ کے کانوں سے ٹکرایا کہ اللہ کے سوا کوئی نفع نقصان کا مالک اس نے توحید کی بات سمجھی مکہ کی گلیوں اور بازاروں میں مکہ کے گھروں میں

برتن مانجھ کر گزارہ کرتی تھی بڑھیا کمزور مفلس و قلاش، بے کس و بے بس اور تہی دست عورت اللہ اکبر قرآن کی برکھا اس کے دل پہ برسی دل میرا ہوگیا ایمان سے آئی ابوجہل کو ولید کو عتبہ کو شیبہ کو مکے کے سرداروں کو پتہ چلا زبیرہؓ نے توحید کو مان لیا ہے کہا جاؤ پکڑ کے لاؤ حضرت زبیرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کرکے لایا گیا غصے سے ابوجہل کیا کہنے لگا کہا زبیرہؓ میں نے سنا ہے کہ تو بھی دین محمدؐ کو مان چکی ہے کہا جب تک نہیں پتہ تھا اظہار نہیں کیا تھا اب پتہ چل گیا ہے تو چھپانے کیلئے تیار نہیں کہنے لگی تم نے ٹھیک سنا ہے۔ کہنے لگے تمہاری مت ماری گئی ہے کس کو مانا ہے۔ کہا میں نے اس عقیدے کو مانا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نفع نقصان دے سکتا نہیں اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں کوئی نہیں ہے کسی کے خزانے میں قدرت اور اختیار کا سرمایہ موجود۔ اکیلا اللہ جو ہر چیز کا مالک و خالق ہے۔ غصے سے تلملا اٹھے حدیث پاک میں آیا ہے۔ ابوجہل نے کہا اے زبیرہؓ یہ منات۔ عزیٰ۔ ھبل۔ لات یہ جو ہمارے خدا ہیں کچھ نہیں کر سکتے کہا ہاں ابوجہل میرے آقاؐ نے یہی کہا ہے کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے صرف اللہ ہی کر سکتا ہے کہا ہم بھی بیوقوف ہمارے باپ دادا بھی بیوقوف تو عقلمند ہے؟ اس نے کہا تم بھی بیوقوف تمہارے باپ دادا بھی بیوقوف میں بھی بیوقوف تھی لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا سچا بندہ ہے اس نے جو بات کہی ہے وہ سچی ہے۔ کہنے لگے پھر باز آجاؤ کہنے لگی توحید کا عقیدہ ایسا نہیں ہے جس کو آدمی اپنا کے پھر چھوڑ دے، حدیث کے الفاظ ہیں ابوجہل نے کہا جاؤ دہکتے ہوئے انگارے لاؤ، دہکتے ہوئے کوئلے لائے گئے۔ پھر حکم دیا گیا سیخیں لاؤ، سلاخیں لاؤ لوہے کی سلاخیں لائی گئیں ان کو کوئلوں کے اوپر رکھا گیا جب وہ تپ کر کوئلہ بن گئیں کہنے لگا زبیرہؓ دیکھ رہی ہو یہ کیا ہے۔ فرمایا یہ وہ آگ ہے جس کو قیامت کے دن اللہ نے مشرکوں کے لیے رکھا ہوا ہے یہ وہ آگ ہے کہنے لگا تیرا خدا تو وہ جانے

پوچھے گا کہ نہیں پوچھے گا ہمارے خدا موجود ہیں وہ ابھی تم سے پوچھتے ہیں، اٹھایا سلاخوں کو، کہنے لگے اب بھی پلٹ آؤ۔ زنیرہؓ نے فرمایا توحید کے لیے جان تو دی جا سکتی ہے۔ پلٹا نہیں جا سکتا اٹھایا سلاخوں کو اور حضرت زنیرہؓ کی آنکھوں میں گھسیڑ دیا حدیث کے الفاظ ہیں جب سلاخیں آنکھوں میں پھیریں تو آنکھوں کے ڈیلے پگھل کر موم کی طرح باہر آن گرے حضرت زنیرہؓ کی آنکھیں پگھل گئی ہیں۔ منہ سے چیخ نکلی کہا اللہ امتحان بڑا سخت ہے لیکن اللہ میں بڑی کمزور ہوں تو طاقت ور تو اس امتحان میں مجھ کو کامیاب کرنا میرے قدموں میں ڈگمگاہٹ نہ آجائے اللہ میں اس قابل نہیں کہ اس امتحان میں کامیاب ہوں اللہ تو ثابت قدم رکھنا اور پھر جب پگھل کے آنکھیں باہر آگریں دیکھا کر زنیرہؓ تڑپ رہی ہے۔ اور اس وقت مشرکوں نے قہقہہ مارا اور کہا زنیرہؓ تو تو کہتی تھی میرا نبی کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی نفع نقصان نہیں دے سکتا دیکھو ہمارے خداؤں نے تیرے آنکھوں کی بینائی کو ختم کیا ہے کہ نہیں کیا، اللہ اکبر ذرا آدمی اپنے اوپر سوچے کہ آنکھ جل کر پگھل کے باہر آن گرے ہو اس وقت حشر کیا ہوتا ہے آدمی کا اور جوان مر جاتا ہے۔ پھر وہ بڑھیا کس طرح زندہ تھی کیا حالت ہو گی اس کی کس طرح چیخ رہی ہو گی اور چلا رہی ہو گی اور تڑپ رہی ہو گی اس حالت میں بھی جب اس نے شرک کا کلمہ سنا ہاتھ اٹھا کے کہنے لگی رک جاؤ۔ کلا ورب الکعبہ لا تضر اللات والعزی ما اذھب بصری

مجھے اس رب کی قسم ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پہ تاج نبوت رکھا ہے لات و عزیٰ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تمہارے خدا کسی کو نفع نقصان نہیں دے سکتے تم نے کہا کہ ہمارے خداؤں نے تیری بینائی کو ختم کیا۔

مجھے اس رب کبریا کی قسم ہے اگر میری آنکھوں کی بینائی گئی ہے تو وہ بھی اس کے حکم سے گئی ہے تم کچھ نہیں کر سکتے یہ بھی اگر گئی ہے تو اس کی مرضی ہائے ہائے حدیث کے الفاظ ہیں پھر کبریا کی عزت کو بھی جلال آگیا اللہ کی توحید کو بھی جوش آگیا حدیث پاک کے الفاظ ہیں۔

مَا نَفُعًا ..... بِھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ بَصَرَھَا

اس بڑھیا کی تڑپ نے جب اللہ کی توحید پر اتنی ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ ابھی اس کے منہ سے بات نہیں نکلی تھی کہ اللہ نے نئی بینائی عطا کر دی ہائے ہائے ڈاکٹر اگر بھاھا رکھے تو آرام آجاتا ہے اور اگر خالق کائنات بھاھا رکھے تو آرام کیسے نہیں آئے گا ادھر پگھلی ہوئی آنکھیں پڑی تھیں ادھر زنیرہؓ کی چمکتی ہوئی آنکھیں لوگ دیکھ رہے تھے دیکھالات عزیٰ کی بے بسی بھی دیکھی، دیکھی کہ نہیں دیکھی۔ لوگو آج بنیادی طور پر ہمارے اندر یہ نقص پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ پیدا ہوا ہے کہ ہمیں اللہ کی ذات پر اعتماد نہیں، ہمیں اللہ کی ذات پر یقین نہیں رہا وہ لوگ جن کو یقین تھا وہ جان کی بازی لگا دیتے تھے توحید کی بازی نہیں ہارتے تھے وہ اپنے جسم کی بازی ہار جاتے تھے۔ اللہ کی واحدانیت کی بازی نہیں ہارتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا دنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے اللہ کی توحید میں خلل نہیں آسکتا اور اللہ اگر موجود ہے تو دنیا کی کوئی طاقت نفع نقصان پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتی۔ خالد ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر لے کے عیسائیوں کے خلاف لڑنے کے لیے گئے عیسائیوں کی حمایت میں یہودی بھی نکل آئے اور مقابلہ شروع ہوا۔ یہودیوں نے کہا عیسائیوں نے کہا کیوں لڑتے ہو جاؤ اپنے گھر میں جا کے بیٹھو ہم نے تو تمہارے ملک پر حملہ نہیں کیا۔ کیوں آئے ہو خالد بن ولیدؓ نے جواب دیا ہم اللہ کی توحید کو منوانے کیلئے آئے ہیں۔ کہا کون سا اللہ خالد ابن ولیدؓ نے جواب دیا وہ اللہ جس کے حکم کے بغیر کوئی پتہ بھی

حرکت نہیں کر سکتا ؟ وہ اللہ وہ اللہ
اللہ کے ہاتھ میں سارے اختیارات اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں اختیارات؟ وہ اللہ جس کے سوا کوئی نفع نقصان نہیں انھوں نے کہا اللہ کے سوا کوئی نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا جاہل تھے نہ جاہل اور جاہل ہمیشہ ڈھکلے بیان کرتے ہیں۔ مسئلے کے جواب میں دلیل نہیں آتی تو ڈھکلا گڑھ لیتے ہیں خدا کی قسم ہے بعض دفعہ توہین آمیز بات کرتے ہیں کہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس توہین کا کس پر اثر ہو رہا ہے میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ایک مولوی صاحب مشکل کشا کے جواب میں کہہ رہے تھے کہ اگر گولی قبض کشا ہو سکتی ہے تو علیؓ مشکل کشا نہیں ہو سکتا شرم نہیں آتی بات کرتے ہوئے آدمی کو بات کرتے ہوئے حیا آنی چاہیئے بات وہ کرتے ہیں جس سے اللہ کے رسولؐ اور اللہ کے رسولؐ کے صحابہؓ کی توہین ہو۔ مسئلے کا جواب مسئلے سے نہیں دیتے ڈھکلے سے دیتے ہیں پچھلے جمعہ ایک دوست نے کہا کہ ایک مولوی صاحب نے کہا وہابی کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگو تو پھر بیوی سے روٹی کیوں مانگتے ہیں؟ اس کو کہتے ہیں مسئلے کے جواب میں ڈھکلا یہ اللہ کے دین سے مذاق اڑانے والی بات ہے اور خدا کی قسم ہے اس طرح کا مذاق کبھی مکے کے مشرکوں نے بھی نہیں اڑایا تھا اس طرح کا مذاق کبھی مکے کے مشرکوں نے بھی نہیں اڑایا؟ جاؤ اٹھا کے دیکھو سارے کلام پاک کو جاؤ اٹھا کے دیکھو ساری حدیث پاک کے ذخیروں کو آپ کو کہیں یہ بات نہیں ملے گی کہ مکے کے مشرکوں نے نبی کو کبھی اس طرح کا جواب دیا ہو۔ کیوں وہ سمجھتے تھے کہ دلیل کا جواب دلیل سے ہوتا ہے۔ مسئلے کا جواب ڈھکلے سے نہیں اگر آدمی بیوی سے روٹی مانگتا ہے تو اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بیوی روٹی دینے پر قدرت رکھتی ہے۔ یہ عقیدہ ہوتا ہے آدمی کا، اگر کہ بیوی یہ روٹی رزق فراہم کرنے والی ہے۔ اگر بیوی رزق فراہم نہ کرے تو رزق فراہم نہیں ہو گا۔ خدا کا خوف کرو اللہ سے ڈر جاؤ قرآن

کہتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن٥
اللہ بندگی بھی تیرے سوا کسی کی نہیں سوال بھی تیرے سوا کسی سے نہیں، آدمی یہ کہے لاؤ جی مجھے لاٹھی پکڑا دو اس کا نام سوال ہے۔ یہ اللہ کے دین کا مذاق اڑانے والی بات ہے سوال اس کا نام ہے کہ آدمی یہ سمجھے کہ مخلوقات میں سے کوئی چیز جو مجھے حاصل نہیں ہو سکتی عمومی طور پر وہ فلاں مالک ہے اختیارات کا میں اس سے لے لوں بچہ۔ شفا۔ روٹی۔ رزق، حالات کی درستگی، مشکلات سے نجات، دشمنوں سے حفاظت یہ آدمی عقیدہ رکھے کہ یہ مجھ کو دلا دے گا اس کا نام شرک ہے یہ عقیدہ نہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی اس نے معاملے میں کوئی بھی اس کی مدد کر سکتا ہے مشرک ہے عقیدہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بوڑھے بیوی بوڑھی گھر میں بچہ نہیں ہے نبی ایسا جس کو خلیل اللہ کا لقب ملا۔ اللہ کی دوستی کا لقب ملا۔ وہ نبی کس سے جا کے کہتا ہے بچہ دے دو؟ اور اس نبی سے پہلے بھی کوئی بابے تھے کہ نہیں تھے پہلے بھی بابے گزرے ہیں کہ نہیں گزرے اور نوح علیہ السلام خلیل اللہ سے پہلے گزرے ہیں نوح علیہ السلام خلیل اللہ سے ساڑھے نو سو برس عمر۔ ساڑھے نو سو برس تبلیغ کی ہزار برس عمر وہ بابا تھا کہ نہیں۔ اگر بابوں سے مانگنا جائز ہوتا تو خلیل اللہ کہتا بابا نوح مجھ کو بچہ دے دے خود نبی نے یہ بھی نہیں کہا میں بچہ پیدا کرنے پہ قدرت رکھتا ہوں کہا۔

رَبِّ هَبْ لِی مِنَ الصّٰلِحِیْنَ٥
کہا اللہ ہمارے گھر بچہ نہیں ہے تیرے سوا کوئی دے سکتا نہیں تو دے ذکریا اس سے پہلے سیکڑوں نہیں ہزاروں بابے گزرے خود ابراہیم اس کا اپنا بابا ہے۔ ذکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ذکریا علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ سلام کی اولاد میں سے

ہیں حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں۔ اپنے باپ کو بھی نہیں پکارا دھرے باپ کو بھی نہیں پکارا کس کو پکارا؟

وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَّلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا (مریم)

اللہ میں بوڑھا میری بیوی بانجھ اللہ یہ ساری چیزیں تو ہیں پر تجھ کو تو ان چیزوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تو چاہے تو اس کے باوجود بچہ دے دے

اللہ مجھ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا سورہ مریم) اللہ مجھ کو بیٹا دے دے

يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ (مریم)

اللہ وہ بیٹا دے جو میرا بھی وارث ہو اور ابراہیم کے پوتے یعقوب کا بھی وارث ہو۔ کس سے مانگا یہ سارے نبی اپنے اپنے مقام پر لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا تو کوئی نہیں، اگر دشمنوں پر کامیابی مانگی تو کس سے مانگی اگر دشمنوں سے رہائی مانگی تو کس سے مانگی قرآن پڑھا ہی نہیں اللہ کے نبی کی توحید کا تو عالم یہ ہے کہ سب سے پہلی جنگ جنگ بدر میں فتح کے بعد کہا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کے ساتھیوں نے فتح پائی تو فتح عطا کی ہے ہم نے نہیں پائی اور قرآن نے بھی کہا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ (سورۃ انفال ع ۲ پ ۹)

اے میرے نبی پھینکتا تو تیرا قوت رب پیدا کرتا تھا۔ او غار ثور میں چھپ کر جب حضرت ابوبکرؓ کی گھبراہٹ کو دیکھا آپ نے دیکھا کہ صدیق اکبرؓ پریشان ہیں اپنے لیے کم اپنے آقا کے لیے زیادہ، اپنے لیے کم اپنے آقا کے لیے زیادہ پریشان ہیں تو کیا کہا۔

لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا (سورۃ توبہ ع ۶ پ ۱۰)

اے ابوبکرؓ غم نہ کرو کیوں میں تمہارے ساتھ ہوں کیا کہتے ہو جتنا نبی نے توحید کا خیال رکھا کسی نے نہیں رکھا ہم بھی چلتے ہیں کبھی سفر میں تو کہتے ہیں، کوئی گھبرانے کی بات نہیں میں تیرے ساتھ ہوں یہی کہتے ہیں نا۔ اد نبی تو توحید کے بارے میں اتنا محتاط

ہے۔ یہ بھی کہنا گوارا نہیں کیا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا
ابوبکرؓ گھبرانے کی ضرورت نہیں رب کی تائید ہمارے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ رب کی مدد ہوتی ہے دنیا کی کوئی طاقت اس کو خوفزدہ کر سکتی نہیں یہ ہے۔

عقیدہ۔ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ۝

اور دنیا والو کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس نے کب مرنا ہے اور کہاں مرنا ہے؟ اور کس طرح مرنا ہے تو یہ ہیں وہ دیواریں جو اللہ نے شرک کے راستے میں کھڑی کیں، جب تک ان دیواروں کو نہ کھڑا کیا جائے تب تک آدمی شرک کی لعنت سے محفوظ رہ سکتا نہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

- اتحاد اُمت کیسے ممکن ہے ؟
- شیعیت کا آغاز کہاں سے ہوا ؟
- اُمت مسلمہ میں انتشار پھیلانے کی سازش کس نے کی ؟
- ایران شیعیت کی آماجگاہ کیسے بنا ؟
- شیعہ کے حقیقی عقائد کیا ہیں ؟

یہ سب تفصیلات جاننے کیلئے امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی معرکۃ الآراء تصنیف

الشیعہ والسنہ اُردو

کا مطالعہ بہت ضروری ہے

ناشر: ادارہ ترجمان السنہ
۷۵، شادمان ـــــ لاہور

ملنے کا پتہ: مکتبہ قدوسیہ
اُردو بازار ـــــ لاہور